حضور انور کا مستورات سے خطاب

تشہد و تعوذ و سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج جو باتیں مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں وہ عورتوں کے لئے بھی اسی طرح ضروری ہیں جس طرح مردوں کے لئے۔ اسلام میں عورت اور مرد دونوں کو جو ایک گھر کی اکائی ہیں، اپنے گھروں کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی اکائی کی اہمیت کو سمجھنے اور معاشرے کا اہم حصہ بننے کی تعلیم دی ہے۔ آجکل کا معاشرہ اپنے حقوق پر تو بہت زور دیتا ہے مگر اپنے ذمہ فرائض کو بھول جاتے ہیں یا انہیں ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ اپنے حق تو انصاف کے حوالے دے کر لینا چاہتے ہیں لیکن دوسروں کے حق دینا نہیں چاہتے۔ اپنے حقوق کو دوسروں کے حقوق پر ترجیح دی جاتی ہے۔ ایک مومن کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے حق ادا کرنے کی طرف توجہ کرو۔ اگر تم اپنے فرائض اور حقوق ادا کرو گے تو تمہارے حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے اور یہ حقوق دو طرح کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق۔ یہ دونوں قسم کے حقوق ادا کرنے والوں کو عباد الرحمان کہا گیا ہے۔ اس میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا احمدی ہونا ہم سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ صرف ظاہری رنگ اور الفاظ میں ہی نہیں بلکہ حقیقت میں ہم رحمان خدا کے بندے بننے کی کوشش کریں۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اپنے ذمہ حقوق و فرائض کو ادا کریں اور یہ حق اس صورت میں ادا ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم ہو اور جب اس کے رسول کی آواز پر کان دھرے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی آواز کو سنو اور قبول کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے بلائے۔ جس زندگی کی طرف بلایا جا رہا ہے یہ روحانی زندگی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کسی کام کی طرف توجہ دلائیں تو ان کی باتوں کو غور سے سنو۔ پس یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اس روحانی زندگی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک احمدی عورت اور مرد کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آ کر اس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں عبد رحمان بنوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے شرائط بیعت میں اتنی جامعیت کے ساتھ ان تمام فرائض کا ذکر فرما دیا ہے جو ایک مومن کو عبد رحمان بناتے ہیں۔ ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہے کہ وہ ظلم نہیں کرے گا۔ خیانت نہیں کرے گا۔ فساد سے بچے گا اور نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ یہ نفسانی جوش ہی ہیں جو گھریلو مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی عورت اور مرد کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ پھر عفو و درگزر ہے، عاجزی و انکساری کا عہد ہے۔ یہ تمام باتیں شرائط بیعت میں شامل داخل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کا بھی عہد ہے۔ اگر صحیح رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف کی جائے، اس کے احسانوں کو یاد کیا جائے تو پھر اس کے حکموں پر بھی انسان چلتا ہے پھر عفو و درگزر اور عاجزی و انکساری یہ ساری باتیں خود بخود پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر صبر اور حوصلہ دکھانے کا بھی عہد ہے۔ بد رسومات اور بدعات سے بچنے کا عہد ہے۔ پھر نمازوں کی پابندی، نوافل اور تہجد ادا کرنے کی طرف توجہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شرائط بیعت میں موجود یہ ساری باتیں وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائیں اور جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار یاددہانی کروائی۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تم عبد رحمان بننا چاہتے ہو تو پھر یہ بھی حق ادا کرو جو ایک عبادت کا رنگ ہے کہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، توبہ و استغفار کرتے رہو۔ غرض کہ آپ کی تمام شرائط بیعت وہ ہیں جن پر چلنے کا ایک احمدی وعدہ کرتے ہوئے احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک عام آدمی اور ایک احمدی کے عملی نمونوں میں واضح فرق ہونا چاہئے کیونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر کے اس روشنی سے حصہ لیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں روشنی دکھانے کے لئے بھیجا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمانوں کا زوال راتوں کی دعاؤں کو چھوڑنے اور لہو و لعب میں پڑنے کی وجہ سے ہوا تھا۔ فرمایا کہ آجکل بھی لہو و لعب رات دیر تک مختلف غیر تعمیری کاموں میں مصروف رہنا، ٹی وی ہے، فلمیں ہیں، انٹرنیٹ پر بیٹھنا ہے اور پھر صبح فجر کی نماز پر نہ اٹھنا۔ تہجد تو علیحدہ رہی فجر کی نماز بھی نہیں پڑھتے اور جب فجر کی نماز وقت پر ادا نہ ہوگی تو یہیں سے پھر زوال بھی شروع ہو جائیں گے۔ پس یہ کوشش ہم میں سے ہر ایک کو کرنی چاہئے کہ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کریں کیونکہ تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے کہ زوال وہیں شروع ہوتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کی عبادتوں کی طرف سے توجہ ہٹتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کسی بھی جماعتی عہدیدار یا کسی بھی احمدی کے غلط نمونہ کی وجہ سے کسی دوسرے کو ٹھوکر نہیں لگنی چاہئے اور چاہئے کہ ہر عہدیدار اپنے اندر عاجزی و انکساری پیدا کرے اور تکبر و نخوت کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہ دے۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مومن بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ جب فسادی، جھگڑالو اور جاہل اور بد اخلاق لوگوں کے ساتھ ان کا واسطہ پڑتا ہے تو مقابلے میں بجائے اوچھے ہتھکنڈوں سے جواب دینے کے عباد الرحمٰن یہ کہتے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو، ہم تو تمہارے لئے بھی امن اور سکون چاہتے ہیں۔ یہی ہتھیار ہے جو ایک مومن کی کامیابی کا راز ہے۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں تو ہمارے بہت سے گھریلو مسائل بھی حل ہو جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ میاں بیوی کے جھگڑوں میں بھی بعض اوقات شادی سے چند دن بعد اور بعض دفعہ بچے ہونے کے بعد بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں، گھر ٹوٹتے ہیں۔ ان کی بڑی وجہ جہالت سے تُرکی بہ تُرکی جواب دینا ہی ہے اور یہی وجہ ہے جو بے صبری ہے اور جاہلانہ حرکات کی وجہ سے رشتے بھی ٹوٹتے ہیں۔ پس اس جہالت سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس کا علاج اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ہمیں بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے مدد چاہو، دعا کرو، استغفار کرو، لاحول پڑھو اور ذکر الٰہی کرو۔ پس ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ گھر کا ماحول اور میاں بیوی کے جھگڑے بچوں پر منفی اثر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ معاشرہ مذہب سے دور لے جانے میں بڑا کردار ادا کرتا ہے اس لئے یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمیں کفر اور شیطنت کے جہنم سے بچا۔

حضور انور نے فرمایا کہ رحمان خدا کے بندوں کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، ہر حالت میں ان کے منہ سے سچ اور صداقت کے الفاظ نکلتے ہیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کا کام ہے کہ وہ دنیا میں سچائی کو پھیلائے اور انصاف کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔ فرمایا کہ ہم میں سے ہر بچے، بوڑھے، عورت اور ہر مرد کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ جیسے بھی حالات ہوں ہر حالت میں میں نے سچ بولنا ہے۔ خاص طور پر احمدی عورتوں کو سچائی کے قائم کرنے کے لئے ایک مہم چلانی چاہئے کیونکہ عورتوں نے آئندہ نسلوں کی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔

حضور انور نے معاشرے کی مختلف برائیوں اور بدیوں کی نشاندہی فرمائی، یورپین معاشرے میں بڑھتی ہوئی برائیوں کا ذکر فرمایا اور پھر فرمایا کہ یہ سب لغویات ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب باتوں سے منع فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر یہ باتیں ہم اپنے سامنے رکھیں تو تمام قسم کی نیکیوں پر عمل کرنے کی ہماری کوشش ہوگی اور تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کے لئے ہم جدوجہد کریں گے۔ نیکیوں کی تلقین اور برائیوں سے بچنا ہمیں ہماری اپنی حالتوں میں بھی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والا بناتا چلا جائے گا اور ہم اس پاک معاشرے کو جنم دینے والے ہوں گے جسے قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے اور جس کو اس زمانے میں دوبارہ دنیا میں رائج کرنے اور خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کر کے عبد رحمان بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور دعا کے بعد لجنہ کی طرف سے مختلف ممالک کی نمائندگی میں مختلف زبانوں میں ترانے پیش کئے گئے۔ اس کے بعد حضور انور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔ (حضور انور کے خطاب کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)